بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | بدھ ۲۲ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ ۲۵ شہادت ۱۳۶۳ ہش ۲۵ اپریل ۱۹۸۴ء نمبر ۹۶

اخبارِ احمدیہ

۲۴ شہادت/اپریل - حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"متلی اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ بے چینی بہت ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کے مختلف ممالک میں مصلح موعود کی پیشگوئی پر جلسوں کا انعقاد

تنزانیہ، ہالینڈ، ناروے، انڈونیشیا، سنگاپور، انگلستان، گھانا، سیرالیون اور سپین سے آمدہ رپورٹیں:

تنزانیہ سے مکرم وسیم احمد صاحب جیمہ اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۰ فروری کو جماعتہائے ریجن مورو گورو وارنگا کا جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت مکرم ابوبکر حسن سابق ریجنل کمشنر پولیس ہوا۔ پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اس جلسہ کی اہم بات یہ ہے کہ اس جلسہ میں ایک نوجوان نے اسلام قبول کر کے سلسلہ میں شمولیت اختیار فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ یہ نوجوان متعدد خوابوں کے ذریعہ راہنمائی حاصل کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا ہے۔ اور اس طرح مورو گورو کے ایک نئے گاؤں میں احمدیت کی بنیاد پڑی ہے۔

ہالینڈ ہیگ ہالینڈ سے مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ سلسلہ کی اطلاع کے مطابق جلسہ مصلح موعود میں متعدد غیر از جماعت دوست جن میں پاکستانی، عیسائی، انڈونیشین اور دیگر افراد شامل ہیں شامل ہوئے نیز پولیس کا ایک نمائندہ بھی موجود تھا۔ مستورات کے لئے الگ ہال میں انتظام تھا جہاں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ رابطہ قائم تھا۔ اجلاس میں پیش گوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

ناروے اوسلو ناروے سے مکرم قریشی محمد باسط صاحب جنرل سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ یوم مصلح موعود کے موقع پر پیشگوئی کی اہمیت اور اس کے دور رس نتائج پر روشنی ڈالی گئی ایک طفل عزیزم احتشام احمد ورک نے پیش گوئی کا متن حفظ کر کے سنایا۔ اطفال و ناصرات نے اپنے زیر تبلیغ بچوں اور بچیوں کو اجلاس میں آنے کی دعوت دی۔ نیز انصار لجنہ نے الگ الگ اپنے جلسے بھی کئے۔

سنگاپور سے مکرم عبدالحی صاحب نے جلسہ یوم مصلح موعود کے انعقاد کی خبر دی ہے جلسہ کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔

پاڈانگ (انڈونیشیا) سے مکرم صفی ظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے بھی جلسہ یوم مصلح موعود کے انعقاد کی اطلاع دی ہے۔

انگلستان مکرم رشید احمد صاحب چوہدری سیکرٹری تعلیم و تربیت یو کے اطلاع دیتے ہیں کہ انگلستان کے طول و عرض میں مصلح موعود کی پیش گوئی کے بارہ میں جلسے منعقد ہوئے۔ لندن میں منعقد ہونیوالے جلسہ کی تفصیل قارئین الفضل ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بریڈ فورڈ، جلنگھم، پریسٹن، برسٹل، کرائڈن، ساؤتھ آل، ہڈرفیلڈ، والتھم سٹو، بارکنگ اور برمنگھم میں مصلح موعود کی عظیم پیش گوئی کے مختلف پہلوؤں پر مقررین نے تقاریر کیں۔

بعض مقامات پر حضرت مصلح موعود کی تقاریر کے کیسٹ بھی سنائے گئے۔ مختلف مقامات پر اس روز اطفال میں تقریری مقابلہ کروایا۔ اوّل دوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

گھانا: مکرم عبدالوہاب صاحب انچارج مشنری کی وساطت سے ریجنل مشنری گھانا عزیز الرحمان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اکرا اور ٹیما میں احمدیہ سنٹرل مساجد میں انیس فروری بروز اتوار نو تا بارہ بجے جلسوں کا انعقاد ہوا۔

اکرا کا جلسہ مکرم عبدالوہاب صاحب امیر و مشنری انچارج کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں سرکاری اور نیم سرکاری ادارہ جات کے کارکنان نے بھی شرکت کی تلاوت و نظم کے بعد مقامی زبان میں حضرت مہدی علیہ السلام کی مدح میں اشعار پیش کئے گئے جس کے بعد امیر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مالک بن یعقوب صاحب اور خالد احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے پیش گوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس موقعہ پر یہ پیش گوئی الگ کاغذ پر طبع کرائی گئی۔

ٹیما میں جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم عزیز الرحمان صاحب نے دعا کروائی۔ بعدہٗ احباب نے مقامی زبان میں چند اشعار پیش کئے گئے۔ ازاں بعد فرید احمد صاحب سرکٹ مبلغ اور مسٹر مالک OWSU سرکٹ ریئس ٹیما نے پیشگوئی کے اصل الفاظ اور اسکا ترجمہ پیش کیا۔ بعد میں دیگر تقاریر ہوئیں۔ ٹیما کی جماعت میں اس پیش گوئی پر یہ پہلا جلسہ تھا جو باقاعدہ اہتمام سے منعقد ہوا۔

سپین:

پیدرو آباد (سپین) سے مبشر بشریٰ

(باقی صفحہ پر)

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب باجوہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا، جو عنقریب خدمت دین کے لئے بیرون ملک جا رہے ہیں، کا نکاح ہمراہ مکرمہ فرزانہ مجید صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالمجید وڑائچ صاحب ایڈووکیٹ آف چک نمبر ۹ پنیار بھلوال ضلع سرگودھا بعوض مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۸۴ء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی نکاح کے وقت ازراہ شفقت تشریف فرما تھے اور دعا میں شمولیت فرمائی۔ مکرم ڈاکٹر مختار احمد باجوہ صاحب مکرم چوہدری محمد علی صاحب باجوہ چک ۳۷ جنوبی کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔

مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۸۴ء کو برات ربوہ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ایڈووکیٹ کے گھر واقع دارالصدر آئی جہاں شام چار بجے تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ ازراہ شفقت تشریف لائے اور دعا کرائی۔ بعد ازاں حضور زنان خانے تشریف لے گئے اور دلہن کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔ اگلے روز ۲۰ جنوری کو چک ۳۷ جنوبی میں والد محترم چوہدری محمد علی باجوہ صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

احباب سے اس رشتہ کے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نثار احمد باجوہ ایڈووکیٹ سرگودھا)

اللہ بہت برکت دیگا

تنخواہ ملتے ہی کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد میں بے حد برکت دیگا۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر مسعود احمد۔ پروفیسر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ

۲۵ شہادت ۱۳۶۳ ہش

اہلِ حق اور مخالفینِ حق کا طرزِ عمل اور اس کا انجام

مامورینِ الٰہی چونکہ دنیا والوں کو اخلاق کا درس دینے اور انہیں سفلی زندگی کی آلائشوں سے پاک کر کے روحانی حیات سے ہمکنار کرنے کی غرض سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں اس لئے وہ اپنی بعثت کی اس غرض کو محض وعظ و نصیحت کے ذریعہ ہی پورا کرنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ ہی اپنی زندگیوں میں حسنِ اخلاق اور حسنِ سلوک کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے دوسروں کو راہِ حق کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ وہ حسنِ اخلاق تہذیب و شائستگی اور سلامت روی کا دامن اس وقت بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتے جب ان کے مخالف مخالفت کے جوش میں ان کے ساتھ بد اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اہانت آمیز الفاظ استعمال کر کر کے ان کے متبعین کو اذیتیں پہنچانے میں انتہاء کر دیتے ہیں۔

مخالفین کی یہ اخلاق سوز حالت اور وحشت و بربریت مامورینِ الٰہی کی بعثت کی ضرورت اور ان کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر رہی ہوتی ہے۔ وہ اپنے اہانت آمیز الفاظ اور اذیت ناک باتوں سے اس امر کا ثبوت فراہم کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے عین ضرورت کے وقت میں اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنے مامور کو مبعوث کیا ہے اور زمانہ کی حالت نے خود اسے بلایا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو مامورینِ الٰہی کا کام انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ مامورینِ الٰہی منکرینِ حق کی ہدایت یابی کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈال رہے ہوتے ہیں اور ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلی رونما ہونے کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالےٰ کے حضور آہ و زاری کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کے بالمقابل مخالفینِ حق انتہائی اخلاق سوز رویہ اختیار کر کے اور اہانت آمیز سلوک روا رکھ کر اور وحشت و بربریت کا مظاہرہ کر کے انہیں اذیتیں پہنچا رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مامورینِ الٰہی کو پیش آنے والے انتہائی نامساعد حالات کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ ان حالات سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے حالات میں مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کو خدا تعالےٰ کی طرف سے مسلسل یہ ہدایت مل رہی ہوتی تھی کہ وہ مخالفین کی اخلاق سوز حرکات اور ان کی ایذا رسانیوں کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے اشاعتِ حق کے کام میں مصروف رہیں اور جتنی زیادہ ان کے خلاف بدزبانی کی جائے وہ اس کی طرف کوئی دھیان نہ دیتے ہوئے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کرتے اور دن اور رات نمازوں میں اپنی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے چلے جائیں۔ چنانچہ جب سرورِ کائنات فخرِ موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قریشِ مکہ نے برے برے ناموں سے پکار کر ان کے خلاف طوفانِ بدتمیزی برپا کیا تو اللہ تعالےٰ نے آنحضورؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝

(طٰہٰ آیت ۱۱۳)

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

جہاں میں دشمنِ جاں آدمی کا آدمی کیوں ہو

جو تیرا ہو چکا پیارے اُسے پھر غم کوئی کیوں ہو
ترے ہوتے ہوئے وہ مبتلائے خستگی کیوں ہو

تُو بن کر آئے جس کا چارہ گر خود وقت پڑنے پر
ترے اس بندۂ حق سے کسی کو دشمنی کیوں ہو

ستم دنیا کے ہنس کر سہتا ہوں اور سہتا جاؤں گا
تُو شہ رگ سے بھی اقرب ہے تو پھر مجھکو غمی کیوں ہو

ہوں راضی میں اسی میں جس میں ہے تیری رضا پنہاں
ترا بندہ ہوں میری استقامت میں کمی کیوں ہو

ہمیشہ اپنی نصرت سے مجھے تُو نے نوازا ہے،
کبھی دیں کی کٹھن راہوں پہ مجھ کو بے کلی کیوں ہو

تُو خود ہی آئے گا حق کی مدد کو بالیقیں پیارے
کہ تیرے سامنے آشفتہ سامانی مری کیوں ہو

کسی دن کیوں نہیں آ کر سما جاتے مرے دل میں
نگاہوں ہی نگاہوں میں یہ باہم دِلدہی کیوں ہو

فنا یہ جسمِ فانی ہو کہ زندہ ہو، کسے پرواہ
مگر لَبْ پر کسی حالت میں انکارِ نبیؐ کیوں ہو

ہے جب اسلام ہی کامل یقیناً سب مذاہب میں
فقط دنیا کے ڈر سے اس کا پھر منکر کوئی کیوں ہو

ضرور آیا ہے پھر لے کر کوئی توحید کا پرچم
وگرنہ بُتکدوں میں مچ رہی یوں کھلبلی کیوں ہو

دریچے اور روزن بند ہی رہتے ہوں جس دل کے
مٹیں کیا ظلمتیں اس کی اور اس میں روشنی کیوں ہو

نتیجہ ہے یہ حرص و آز و استحصال کا ورنہ
جہاں میں دشمنِ جاں آدمی کا آدمی کیوں ہو

الٰہی کر نگاہِ لطف و رحمت اپنی دنیا پر
بنی آدم میں باہم نفرت و بیگانگی کیوں ہو

فدا ہوں جب میں جان و دل سے توحید و رسالت پر
مرے اپنوں کو پھر صدیقؔ مجھ پر بدظنی کیوں ہو

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاءؑ کی ضرورت اور ان کا دائرہ عمل

(محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء — کراچی)

انبیاء کی ضرورت اور ان کا دائرہ عمل ایسا مضمون ہے کہ جس کی اہمیت جتنی بھی سمجھی جائے اتنی ہی کم ہے۔ اس کا صحیح اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے کہ اسلامی روایات ہمیں بتاتی ہیں کہ آدم سے لے کر اب تک ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے ہیں۔ گو جن انبیاء کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ ان کی تعداد چوبیس پچیس سے زیادہ نہ ہوگی۔ اگر دنیا کے سارے صحیفے لے لیے جاویں تو ان کی تعداد بھی بہت زیادہ نہیں مگر قرآن کریم کی آیت

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر ۲۵)

اور اسی طرح وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد ۸)

ہمیں یہی بتاتی ہے کہ دنیا کی ہر قوم میں خدا تعالیٰ کے رسول ہادی گزرے ہیں۔ اور جب ہم امتداد زمانہ کو دیکھتے ہیں اور مختلف اقوام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ کتنے نبی تھے۔ ان میں سے تو بعض ایسی قومیں تھیں جو مٹ گئیں اور ان کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ اور بہت سی ایسی تھیں کہ ان کے پاس ان کے نبیوں کا نشان بھی موجود نہیں۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت نے انسان کی خواہ وہ کسی خطہ میں اور کسی زمانہ میں رہا ہو جسمانی زندگی کی افزائش کے سامان مہیا کیے۔ اس کے ساتھ ان لوگوں کی روحانی زندگی کے سامان بھی پیدا کیے اور نبیوں کے ذریعہ سے ان کو روحانی زندگی بخشی۔ اور ان میں پے در پے نبی آئے۔ جنہوں نے ان کو روحانیت کے سبق سکھلائے یہاں ایک بات نوٹ کرنے کے لائق ہے کہ کسی وجہ سے بعض اقوام نے یہی سمجھا کہ یہ انعام انہیں تک محدود ہے۔ کسی دوسرے کو اس سے حصہ نہیں ملا۔ مگر اسلامی نظریہ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کو کسی ایک قوم تک محدود نہیں کرتا۔ بلکہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ دنیا کا کوئی خطہ یا کوئی زمانہ ایسا نہیں رہا جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کی رحمت سے محروم رکھا ہو۔ ہندو مذہب کا یہ نظریہ کہ الہام صرف آریہ ورت میں ہوا اور خدا کا پیغام صرف ہندوستان والوں کو ملا، بہت بودا اور بعید از عقل ہے۔ دوسرے مذاہب گو اس طرح کھل کر نہیں کہتے مگر ان کے خیال میں بھی ان کے نبیوں کے کلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے کلام کرنا بند کر دیا ہے۔ اللہ کی وہ ہدایتیں جو ایسے ممالک میں نہیں آئیں جن کا علم آج سے دو تین سو سال پہلے کسی کو نہ تھا ان کا تو کچھ حال ہی نہ پوچھئے۔ ان کے مذاہب جو ایک وقت خدا تک پہنچنے کا راستہ بتاتے تھے وہ چند رسومات بن کر رہ گئے۔ اور ان کا اصل مقصد فوت ہو گیا۔ لوگوں کے پاس چھلکا رہ گیا اور مغز انہوں نے گنوا دیا۔ بہر صورت جو ہمارے پاس بچا اور جو ضائع ہو گیا وہ تو اپنی جگہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا بھیجنا ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ بہت اہم کام سپرد کیا تھا۔ وہ انبیاء کیا پیغام لائے اس کی کنہ میں ہمیں جانے کی ضرورت نہیں۔ اپنے وقت میں ان کے پیغاموں کی ضرورت تھی اگر ان پیغاموں کی آج بھی ضرورت ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کو مٹنے نہ دیتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو پیغام ہمارے لیے ضروری تھے وہ آج بھی قرآن کے ذریعہ سے محفوظ ہیں۔ بہر صورت ایک بات یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی رنگ میں آدم کے زمانہ سے کلام کرنا شروع کر دیا اور اس کلام سے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی جس کی تکمیل ہزاروں سال کے ارتقاء کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی تھی۔

انسانیت کی وہ معراج جو حضورؐ کی ذات میں ظاہر ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو ایسی کتاب دی جو کہ قیامت تک دنیا کی ہدایت کی مشعل راہ ہونا تھی یا وہ کامل کتاب وہی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے الکتاب کہا۔ وہی قرآن کریم ہے۔

سلسلۂ انبیاء کی ابتداء

جہاں تک آدمؑ کا تعلق ہے وہ پہلا انسان تھا جس کو خدا تعالیٰ نے شریعت کے ابتدائی مسائل سمجھائے۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا۔ گو یہ کلام بہت ابتدائی قسم کا تھا اور اسے اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کا بھی خطاب دیا۔ جس سے مراد تھی کہ وہ خدا کا اس دنیا میں نمائندہ ہے اور اسے اپنے اسماء سے متعارف کروایا۔ یہ اسماء کیا تھے یہ اللہ تعالیٰ کی صفات تھیں۔ یہ کون کون سی صفات تھیں۔ ان کا علم نہیں مگر وہ صفات ایسی تھیں جن کا علم فرشتوں کو بھی نہ تھا۔ یہ ضرور ہے کہ آدم کو جو بھی باتیں سکھائی تھیں وہ بہت ابتدائی تھیں مگر بنیادی چیز ان میں یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی جاوے اور جو بھی حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے اس کو مانا جاوے معلوم دیتا ہے کہ

سب احکام میں سے پہلا حکم فرمانبرداری کا تھا آدم کو توحید کا بھی پہلا سبق سکھایا۔ روحانی مسائل کا علم آدم کو دیا گیا تھا۔ اس کو اخلاق اور آپس کے تعلقات بھی سکھائے گئے۔ اور ایسا شعور دیا جس سے وہ بھلے اور برے میں فرق کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کو زبان بھی سکھائی۔ غالباً وہ ابتدائی عربی کے الفاظ تھے۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا تو ملائکہ جو اللہ تعالیٰ کے مخفی ارادوں سے ناواقف تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے ہمارے رب تو نے ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنایا ہے جو کہ دنیا میں فساد اور خونریزی کرے گا۔ یا اس کا موجب ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم یہ نہیں جانتے کہ آدم کی پیدائش کا میرا مقصد کیا ہے۔ تم تو صرف میری تسبیح اور تقدیس کرتے ہو۔ یہ مخلوق ایسے بام عروج پر پہنچے گی کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور انہیں سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ میری تخلیق کا مقصد پورا کریں گے۔ اور وہ شخص بھی پیدا ہوگا جس کے بارہ میں کہا جاویگا

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

اور پھر فرشتوں کی تسلی کے لیے آدم کو حکم دیا کہ وہ ان کو وہ اسماء بتائے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سکھائے تھے۔ چنانچہ یہ اسماء سنکر فرشتوں کی تسلی ہو گئی۔ اور انہوں نے آدم کی عظمت کے اعتراف میں خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا اور سمجھ لیا کہ جو علم ان کو ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں یہ ہے ابتداء سلسلہ انبیاء کی۔ جو آدم سے شروع ہوئی۔ اور پھر یہ سلسلہ چلتا چلا گیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا پیدائش کائنات کا مقصد پورا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل کتاب کے ساتھ مبعوث کیا۔ آپؐ کو ساری دنیا کے لیے نذیر اور بشیر بنایا۔ آپؐ کو خاتم النبیین بنایا۔ اس ساری بات کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ہر حصہ میں جہاں بھی انسان آباد تھا۔ رسول بھیجے تاکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ آج جبکہ لوگ رسول یا نبی کے نام سے پریشان ہو جاتے ہیں۔ پہلے زمانوں میں بعض دفعہ تو ایک ایک گاؤں کے لیے اللہ تعالیٰ کا رسول آیا۔ جو ان کو بشارت بھی دیتا تھا اور ڈراتا بھی تھا۔ بعض دفعہ ایک ایک علاقہ میں کئی کئی نبی تھے۔ انکا مقصد یہی تھا کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائیں۔ اور چونکہ ان زمانوں میں آمد و رفت کے ذرائع بہت محدود تھے۔ اس لیے ان لوگوں کو یہ بھی علم نہ تھا کہ ان کے شمال میں پچاس کوس پر کونسا نبی ہے اور ان کے جنوب میں کونسا نبی ہے۔ ان سب نبیوں اور رسولوں کا ایک ہی مقصد تھا کہ وہ اس علاقے کے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیں۔ ہر قوم کے لیے جو پیغام ہوتا وہ اس کی ارتقائی حالت کے مطابق تھا۔ اور اس پیغام کا مغز یہی تھا کہ

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ

یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور سرکشی اور حد سے بڑھنے سے بچو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے کیا عبادات مقرر کی تھیں ان کا بھی ہمیں صحیح اندازہ نہیں۔

حضرت نوحؑ کا دور

یہ سلسلہ جاری رہا۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اسی جگہ سے کام شروع کر دیتا جہاں اس نے چھوڑا تھا۔ اس طرح ابتدائی احکامات سے آہستہ آہستہ شریعت ایک شکل اختیار کرتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام کا دور آ گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع خطہ کے لیے مبعوث فرمایا۔ گو بائیبل میں نوحؑ کا کشتی کا بنانا اور دوسرے بعض واقعات درج ہیں۔ مگر حضرت نوحؑ کیا تعلیم لے کر آئے اس پر زیادہ روشنی نہیں پڑتی۔ اور آپ کی تعلیم کو اگر محفوظ کیا ہے تو قرآن کریم ہی نے کیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ یا دور ساڑھے نو سو سال کا تھا اس زمانہ میں اور کتنے نبی آئے اس کا ہمیں علم نہیں مگر یہ ضرور علم ہے حضرت نوحؑ کا دور حضرت آدمؑ کے بعد دوسرا دور تھا۔ اس دور میں اسی وقت کے انسان کو ایسی باتوں پر ایمان لانے اور ان پر عمل کرنے حکم ہوا۔ جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دور میں نہ تھا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ حضرت نوحؑ سے پہلے کا انسان ان پابندیوں اور احکامات کا حامل نہیں ہو سکتا تھا۔ جو کہ حضرت نوحؑ کے زمانہ کا انسان ہو سکتا تھا

(جاری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی کے بارہ میں حضرت مصلح موعود کے قیمتی ارشادات

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

" جب تک جماعت میں وقف کی تحریک مضبوط نہ ہو اس وقت تک ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ناممکن ہے لیکن اگر ہم میں سے ہر شخص یہ سمجھ لے کہ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں نے چندہ دے دیا ہے تو یورپ اور امریکہ کو اسلام کون سمجھائے گا اور اگر سمجھانیوالا کوئی نہیں ہوگا تو مانے گا کون ..... پس وقف کی تحریک اسلام کی اشاعت کیلئے ایک عظیم الشان تحریک ہے۔ اگر وقف کی تحریک مضبوط ہو جائے اور نسلاً بعد نسلٍ ہماری جماعت کے نوجوان خدمتِ دین کیلئے آگے بڑھتے رہیں تو سینکڑوں نہیں ہزاروں سال تک تبلیغ اسلام کا سلسلہ قائم رہ سکتا ہے۔ اس غرض کیلئے میں نے متواتر جماعت پر وقف کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے۔ مگر اب میرا ارادہ ہے کہ جماعت سے خاندانی طور پر وقفِ اولاد کا مطالبہ کروں یعنی ہر خاندان کے افراد اپنی طرف سے ایک ایک نوجوان کو اسلام کی خدمت کیلئے پیش کرتے ہوئے یہ عہد کریں کہ ہم ہمیشہ اپنے خاندان میں سے کوئی نہ کوئی فرد دین کی خدمت کیلئے وقف رکھیں گے اور اسمیں کبھی کوتاہی نہیں کرینگے ..... ہم بچے تھے تو کتابوں میں ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ جب بادل آتا ہے تو قطرے آپسمیں جھگڑتے ہیں ایک کہتا ہے کہ میں زمین پر گر کر کیوں جان دوں دوسرا کہتا ہے کہ میں کیوں جان دوں آخر ایک قطرہ بڑھتا ہے اور زمین پر گر پڑتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا قطرہ گرتا ہے پھر تیسرا گرتا ہے پھر چوتھا گرتا ہے اور پھر موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے یہی حال دین کی قربانی کا ہے۔ پہلے قربانی کرنیوالے جب قربانی کرتے ہیں تو ان کو دیکھ کر دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ انہیں تو کچھ نہیں ہوا ہم تو سمجھتے تھے کہ یہ تباہ ہو جائیں گے مگر ان کو تو ہم سے زیادہ عزت ہوئی اور ہم سے بھی زیادہ انہوں نے کامیابی حاصل کی آؤ ہم بھی پیچھے چلیں۔ چنانچہ وہ بھی اپنے آپکو قربانی کے لئے پیش کر دیتے ہیں اور پھر یہ سلسلہ بڑھتا چلا جاتا ہے "

(الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

" خاندانی طور پر اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کرو اور عہد کرو کہ تم اپنی اولاد در اولاد کو وقف کرتے چلے جاؤ گے۔ پہلے تم خود اپنے کسی بچے کو وقف کرو پھر اپنے سب بچوں سے عہد لو کہ وہ اپنے بچوں میں سے کسی بچے کو خدمتِ دین کیلئے وقف کریں گے اور پھر ان سے یہ عہد بھی لو کہ وہ اپنے بچوں سے عہد لیں گے کہ وہ بھی اپنی آئندہ نسل سے بھی مطالبہ کریں گے ..... اگر تم یہ کام کرو گے اور یہ روح جماعت میں نسلاً بعد نسل پیدا ہوتی چلی جائیگی۔ اور ہر فرد یہ کوشش کریگا کہ اس کے خاندان کا کوئی نہ کوئی فرد دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرے تو خدا کے فضل سے لاکھوں واقفین زندگی دین کی خدمت کیلئے مہیا ہو جائیں گے "

(الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۵۵ء)

" اسوقت میں دیکھتا ہوں کہ نئے خاندانوں میں سے تو لوگ وقف کی طرف آرہے ہیں مگر پرانے خاندانوں میں سے کم آرہے ہیں۔ پس سلسلہ کیلئے بھی دعا کرو اور ان لوگوں کیلئے بھی دعا کرو جن کو خدا تعالیٰ نے پہلے احمدیت کی خدمت کی توفیق دی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندانوں کو بھی اسکی توفیق دیتا رہے ..... آپ کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ آپ میں ایمان قائم رکھے اور ایسا ایمان قائم رکھے کہ وقف کے ذریعہ جماعت کی ترقی کے لئے آپ لوگ ہمیشہ کوشاں رہیں۔ ..... آخر یہ سلسلہ بڑھے گا تو ہمیں دس پندرہ ہزار واقفین چاہئیں ملک کا معیارِ زندگی اتنا بڑھتا چلا جاتا ہے کہ جو اچھی دینی یا دنیوی تعلیم والے ہوں گے ان کو اپنے ہمسایوں کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کم سے کم چار پانچ سو روپیہ ماہوار کی ضرورت ہوگی اس کے معنی یہ بنتے ہیں کہ اگر دس ہزار واقفین ہوں تو چالیس پچاس لاکھ روپیہ کی آمدن ہونی چاہیئے یعنی چھ کروڑ سالانہ تب جا کے اتنے واقفین مل سکتے ہیں جو سلسلہ کی ساری ضروریات کو پورا کر سکیں۔ اگر آپ لوگ اپنی نسلوں میں یہ احساس پیدا کریں کہ تم میں سے جو وقف کرے دوسرے لوگ اسکی خدمت کیا کریں تو یہ کام بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے ..... اپنی اولاد میں آپ لوگ یہ احساس پیدا کریں کہ جو تم میں سے واقف زندگی ہو تمہارا فرض ہے کہ اپنی آمدنیوں سے ایک معقول حصہ اس کی خدمت کیلئے دیا کرو تاکہ اسکی فکر معیشت دور ہو جائے

(الفضل ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء)

وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۰ء کے افتتاحی خطاب میں وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :-

" جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے۔ اخلاص بھی دیا ہے لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں ان کو بچے دیں جامعہ کے لئے لیکن ذہین بچے۔ ایک وقت میں جس شخص کا بچہ بالکل خود ماغ ہوتا تھا اور میٹرک میں دو نمبر لے کر وہ پاس ہو جاتا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ پر احسان جتانے کے لئے اسے جامعہ میں داخل کرا دیتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی چھوڑ کر چلے گئے۔ بڑی بدمزگیاں ہوئیں۔ اب میں نے قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہئیں فرسٹ ڈویژن لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک برداشت کرلیں گے۔ تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے ..... "

جو احباب جماعت حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ذہین بچے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل کروانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں اور پھر میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے بچے کے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا :-

" میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں۔ "

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بزرگوں کا چندہ جاری کریں۔

(وکیل المال اوّل)

ایک ضروری گزارش

- دربارہ وقفِ جدید -

براہ کرم بچوں اور بچیوں کے چندہ وقف جدید کے ساتھ " دفتر اطفال " کا لفظ ضرور لکھا کریں ورنہ یہ رقم چندہ بالغان میں مدغم ہو جاتی ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مساجد کے آداب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر۔ نظارت اصلاح وارشاد)

اسلام میں مساجد کو بہت ہی اہمیت دی گئی ہے۔ کیونکہ مساجد میں پانچ وقت فرزندان اسلام خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم قرآنی احکام کی تعمیل کریں گے۔ اور یہ سجدہ اس امر پر گواہ ہے کہ ہم کلمۂ توحید پرست ہیں اور شرک سے بیزار ہیں۔ مسجد محض رضائے ربانی کے حصول کا مقام ہے اس لئے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد کے آداب بیان فرمائے ہیں اور ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم ان آداب کو ملحوظ رکھیں اور مسجد کا احترام دل وجان سے کریں۔

(۱) جب ایک مسلمان مسجد میں داخل ہو تو اس وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔

(۲) مسجد میں کوئی ایسا عمل نہیں ہونا چاہیئے جو اس کے تقدس کے خلاف ہو۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد کو "ریاض الجنۃ" یعنی جنت کے باغات قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے فارتعوا فیھا کہ اس میں چرو یعنی تسبیح و تحمید کرتے رہو۔ اور جب تک نماز کھڑی نہ ہو جائے انسان ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔

(۳) مسجد میں داخل ہوتے وقت بطور تحیۃ المسجد کے نوافل کی ادائیگی موجب ثواب و خیر و برکت ہے۔

(۴) مسجد میں قومی، ملی اور جماعتی مفادات کے لئے تبادلہ خیال ہو سکتا ہے اور اس کے متعلق گفتگو کی جا سکتی ہے بشرطیکہ نمازیوں کی نماز میں خلل واقع نہ ہو۔

(۵) مسجد میں ٹولیاں اور دائرے بنا کر بیٹھنا ممنوع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ بلکہ صفوں میں باوقار طریق پر بیٹھنا چاہیئے۔

(۶) مسجد میں اونچی آواز سے بولنا۔ لڑائی جھگڑا گالی گلوچ منع ہے۔

(۷) مسجد کی صفائی۔ مسجد کو ہر وقت صاف ستھرا رکھنا چاہیئے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر کوئی شخص مسجد سے ایک تنکا بھی باہر نکالتا ہے تو اس کے لئے اس کا اجر ہے"۔

(۸) مسجد میں خوشبو وغیرہ مثلاً اگربتی وغیرہ استعمال ہوتے رہنا چاہیئے کیونکہ مسجد میں روزانہ پانچ مرتبہ نمازی وغیرہ آتے ہیں اور مسجد کی فضا آلودہ ہو سکتی ہے۔

(۹) مسجد میں صاف ستھرے کپڑے پہن کر آنا چاہیئے۔ نماز گندے اور ناپاک کپڑوں میں نہیں ہوتی۔

(۱۰) رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "کہ جو شخص بدبودار چیزیں کھا کر آتے ہیں وہ ہماری مسجد سے دور رہیں"۔ چنانچہ لہسن اور پیاز کی بو سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز میں کامل توجہ اور انابت پر اس کا اثر ہوتا ہے اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے

(۱۱) موسمی اثرات اور امتزاج زمانہ سے مسجد کی لپائی مرمت اور اس کی سفیدی وغیرہ کرانا بہت ضروری ہے اور مسجد چونکہ مشترکہ ہوتی ہے اس لئے تمام اہل محلہ کا اس میں شریک ہونا واجبی ہے۔ اور اس کی بڑے اہتمام سے نگرانی ہونی چاہیئے۔

(۱۲) مساجد میں روشنی کا انتظام ہونا چاہیئے۔

(۱۳) اور مساجد میں پانی اور وضو کے مقامات کی جگہوں کا اہتمام ہونا چاہیئے۔

(۱۴) مسجد سے باہر نکلتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔

پڑھنا چاہیئے۔

(۱۵) مسجد میں خرید و فروخت ممنوع ہے۔

(۱۶) مساجد میں گمشدہ اشیاء کا اعلان بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ اگر کوئی چیز مسجد میں گم ہو جائے تو اس کا اعلان وقار کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

(۱۷) بہت چھوٹی عمر کے بچوں کو مسجد میں حتی الوسع نہ لانا چاہیئے کیونکہ ان کے آنے سے اس امر کا امکان ہے کہ وہ پیشاب اور نجاست سے مسجد کو ناپاک کریں گے۔ اور شور ڈالیں گے جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل پڑے گا۔

(۱۸) نمازی کے آگے سے گزرنا سخت ممنوع ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر میں نہایت سخت زجر و توبیخ فرمائی ہے البتہ ایک دو صفوں کے وقفہ سے گزرنا جائز ہے۔

(۱۹) مسجد میں پُر وقار طور پر داخل ہونا چاہیئے سر ڈھکا ہوا ہو اور لباس پُر وقار ہو۔

(۲۰) مسجد میں نماز کے قیام کے وقت صف بندی کا خاص خیال رکھا جائے جب تک پہلی صف پوری نہ ہو۔ دوسری صف شروع نہ کی جائے اور کندھے سے کندھا ملا ہوا ہو۔

دعائے مغفرت

• خاکسار کی اہلیہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت شیخ اصغر علی صاحب (سابق ساکن محلہ دارالفضل قادیان) جو کہ لجنہ اماء اللہ رائے ونڈ و ملحقہ دیہات راجہ جنگ چھچھوان والہ کی صدر تھیں۔ ڈیڑھ ماہ کی شدید علالت کے بعد ۱۴/۴/۸۴ کو بوقت دس بجے صبح وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انہوں نے ۶۲/۲ سال کی عمر پائی۔ ۱۵/۴/۸۴ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کا میرے ساتھ نکاح حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ نے ۱۹۴۱ء کے جلسے کے ایام میں مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ یہ نکاح بابرکت ثابت ہوا اور خدا تعالیٰ نے ان کے بطن سے مجھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں عطا فرمائیں جو سب کے سب شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں ہیں۔ انہوں نے تربیت اولاد اچھی طرح فرمائی اور تمام لڑکے لڑکیوں کو میٹرک تک تعلیم دلوائی۔ خاص طور پر ڈاکٹر افتخار احمد تبسم تو ان کی دعاؤں کے طفیل پی۔ ایچ۔ ڈی کر چکے ہیں۔

مرحومہ نہایت درجہ خادمہ خلق اور خلیق تھیں۔ غازی آباد سکھر اور رائے ونڈ جہاں کہیں بھی رہیں لوگ ان کے خلق اور خدمت کے گرویدہ رہے۔ انہوں نے ۱۹۵۴ء میں ہی وصیت کر دی تھی اور اپنا چندہ وغیرہ اپنی حیات ہی میں ادا کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ موجودہ سال کے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندے بھی ادا کر دیئے تھے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان دعاؤں کے خزانوں سے حصہ ملتا رہے۔ (احقر غلام محمد شیخ ریٹائرڈ ایس کے ڈبلیو ریلوے۔ نزد ریلوے اسٹیشن رائے ونڈ۔ لاہور)

• خاکسار کی خوشدامن محترمہ کرم نشاں چک ۶۴۱ پنشیانوالہ ضلع شیخوپورہ میں ۲۵ فروری بروز ہفتہ شام پانچ بجے انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند مہمان نواز اور بچوں کے ساتھ شفقت اور پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چھ لڑکیاں اور دو لڑکے یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالرشید صدر جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد۔

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

خدام کے لئے امسال سالانہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "تبلیغ کے آداب اسلامی تعلیم کی روشنی میں" مقرر ہے۔ مضمون ایک ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مرکز میں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۸۴ء ہے۔

اول، دوم، سوم آنے والوں کو بالترتیب ۲۰۰ / ۱۵۰ / ۱۰۰ روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔

قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ یہ مضامین لکھوا کر مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانات دارالقضاء

- مکرمہ ثریا جبین بیوہ چوہدری محمد فاروق صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم کے نام پلاٹ ۲۱/۸ واقع دارالنصر ربوہ رقبہ ایک کنال الاٹ شدہ ہے آپ وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے مندرجہ ذیل وارثان کے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

۱۔ ثریا جبین بیوہ (۲) مسماۃ وزیر بیگم والدہ مرحومہ (۳) نرگس سلطانہ (۴) گل نسرین (دختران مرحوم بالغ) (۵) محمد عثمان (۶) محمد زبیر (۷) محمد عمران (۸) محمد اکرم (پسران مرحوم بالغ) (۹) عمر فاروق (۱۰) اظہر فاروق (۱۱) کامران فاروق پسران مرحوم (نابالغان) (۱۲) نائیلہ فاروق (۱۳) غزالہ فاروق (۱۴) عظمیٰ فاروق (دختران مرحوم نابالغان)

مذکورہ بالا پلاٹ نامزدہ ورثاء محمد فاروق صاحب مرحوم کے نام انتقال پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔ (ناظم قضاء)

- مکرم منصور احمد صاحب ولد چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم کوٹھی موراں والی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ والد مرحوم کے نام پلاٹ ۱۸/۱۹/۵ واقع دارالنصر غربی ربوہ میں ایک ایک کنال کے الاٹ شدہ ہیں مندرجہ ذیل وارثان ان کی دو بیویوں سے ہیں۔ یہ پلاٹ ان کے وارثان کے نام منتقل کئے جائیں

۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب (۲) شریف احمد صاحب
۳۔ عزیز احمد صاحب (۴) امینہ بیگم (۵) عزیزہ بیگم } از بطن عائشہ بی بی

۱۔ چوہدری مسعود احمد صاحب کوٹھی موراں والی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۲۔ منصور احمد " " " "
۳۔ محمود احمد " " " "
۴۔ حفیظہ بیگم دختر " " " } از بطن رحمت بی بی

اگر مندرجہ بالا وارثان کے نام مذکورہ بالا قطعات منتقل کئے جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

- مکرم منیر الدین صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم ملک محمد دین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے کھاتہ نمبر ۹/۷۸ امانت تحریک جدید میں ۴۴۲۷۹/۷۵ روپے موجود ہیں۔ یہ رقم ان کے نام منتقل کر دی جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع کرے۔

- مکرم عبدالصمد صاحب چوہدری راولپنڈی ابن چوہدری عزیز اللہ خاں صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب چوہدری عزیز اللہ خاں صاحب مرحوم ولد چوہدری خان محمد صاحب کا تحریک جدید میں ذاتی امانت کھاتہ ۱۸/۳۱ میں مبلغ ۱۵۰۰/- روپے موجود ہے۔ والد صاحب موصی تھے۔ ان کی وصیت ۸۳۳۵ ہے۔ ہم جملہ ورثاء مجیدہ عزیز بیوہ۔ عبدالقدوس پسر اور رضیہ بیگم، عطیہ بیگم دختران راضی ہیں کہ مذکورہ رقم مبلغ ۱۵۰۰/- روپے مرحوم کے بقیہ حصہ جائیداد میں منتقل کر دی جائے اور دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بابت بقیہ حصہ جائیداد وصیت نمبر ۸۳۳۵ چوہدری عزیز اللہ خاں صاحب مرحوم میں جمع کروا کر رسید بھیج دیں۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔

- مکرم چوہدری نور محمد صاحب فاضل نے درخواست کی ہے کہ پلاٹ و مکان نمبر ۶/۵۰ دارالعلوم وسطی جو ان کے والد مرحوم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے نام الاٹ شدہ ہے ان کے نام منتقل کیا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر مطلع کرے

(ناظم دارالقضاء)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

ترجمہ: پس (اے رسول!) تو ان (مخالفین حق کی تکلیف دہ) باتوں پر صبر کر اور سورج کے چڑھنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تحمید و تقدیس بیان کر اور رات کے اوقات میں اور دن کے اطراف میں اس کی تسبیح بیان کر تا کہ تجھے حقیقی خوشی مل جائے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اہل حق کا شیوہ یہی ہوتا ہے کہ کتنا ہی زیادہ انہیں برا بھلا کہا جائے اور کتنی ہی زیادہ ان کی توہین کی جائے اور کتنی ہی زیادہ انہیں اذیت پہنچائی جائے وہ اس کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ بلکہ وہ اتنا ہی زیادہ خدا کے حضور جھکتے اور اتنی ہی زیادہ تسبیح و تحمید کرتے اور اس سے دعائیں مانگتے ہیں اور مخالفوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے اور اس طرح حقیقی خوشی حاصل کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے کمزور و بے بضاعت صحابہؓ کے مقابلہ میں قریش مکہ کا جتھہ بہت زیادہ تھا اور دنیا کی آسائشیں اور سہولتیں بھی انہیں بہت زیادہ میسر تھیں۔ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو نصیحت کی کہ وہ نہ ان کے جتھہ سے مرعوب ہوں اور نہ ان کے مال و منال کی کثرت سے کوئی خوف کھائیں بلکہ جو کچھ خدا نے انہیں دیا ہے اسی پر اکتفا کریں اور اپنے رب سے ہی لو لگائیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ (طٰہٰ آیت ۱۳۲)

ترجمہ: یعنی جو کچھ ہم نے ان (کفار مکہ) میں سے بعض گروہوں کو ان کے آزمانے کے لئے دنیوی زندگی کی آرائش و زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ۔ جو رزق تیرے رب نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہت بہتر بہت دیرپا ہے۔

مزید برآں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو یقین دلایا کہ اگر وہ مخالفین حق کی بدزبانیوں اور ایذا رسانیوں پر صبر کریں گے اور گالی کا جواب گالی سے نہ دیں گے بلکہ اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی تسبیح و تحمید کرتے اور نمازوں اور دعائیں مانگتے چلے جائیں گے اور اس طرح تقویٰ کی راہ پر گامزن رہیں گے تو مخالفین حق یقیناً اپنے مقصد میں ناکام رہیں گے اور حق کو غالب کرنے میں کامیاب وہی (یعنی اہل حق ہی) ہوں گے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اگلی ہی آیت میں مزید فرمایا:۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ۝ (طٰہٰ آیت ۱۳۳)

یعنی مخالفوں کی بدزبانیوں اور ایذا دہی پر صبر کرنے اور تسبیح و تحمید اور دعاؤں میں مشغول رہنے کے علاوہ اپنے اہل اور متبعین کو بھی نمازوں اور دعاؤں کی تاکید کر اور خود بھی اس کا اسی طرح پابند رہ۔ ہم نے تجھے اپنے رزق کا مکلف نہیں بنایا بلکہ ہم تجھے رزق دیتے ہیں اور دیتے چلے جائیں گے اور انجام کار تو اور تیرے ساتھی ہی جو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہیں کامیاب ہوں گے اور مخالفین حق جو تقویٰ کی راہ سے دور ہیں اپنے منصوبوں میں ناکام ہوں گے۔

الغرض اہل حق اور مخالفین حق کے ایک دوسرے سے متضاد طرز عمل میں نور اور نار کا فرق ہوتا ہے۔ نار شروع میں بھڑکتی تو ضرور ہے لیکن بالآخر بجھ کر سرد پڑ جاتی ہے جبکہ نور بڑھتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے اور غالب آئے بغیر نہیں رہتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۹۸

میں فہمیدہ قریشی صاحبہ زوجہ غلام احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۱-۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- اعدد گانی طلائی ۳۷۰۰۰ گرام در -/۲۱۹۰ روپے تولہ = -/۷۰۰۰
۲- چاندی کا سیٹ ۱ عدد = -/۳۰۰
۳- حق مہر بذمہ خاوند = -/۱۰۰۰
= -/۸۳۰۰

اس وقت مجھے مبلغ — روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ — روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ میں اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصمہ فہمیدہ قریشی زوجہ غلام احمد طاہر مکان ۷ دارالرحمت غربی
گواہ شد نصیر احمد طارق پسر موصیہ ربوہ
گواہ شد نمبر ۲ غلام احمد طاہر خاوند موصیہ

مسل ۲۵۵۱۴

میں سلمیٰ سعید خان زوجہ مبشر احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۹-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زیورات طلائی ۲۰ تولہ مالیتی -/۳۰۰۰ امریکن ڈالر
۲- حق مہر بذمہ خاوند بیس ہزار روپے پاکستانی میں تازیست

اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصمہ سلمیٰ سعید خان معرفت وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ
گواہ شد۔ نمبر ۱ مبشر احمد خان خاوند
گواہ شد نمبر ۲ محمد سعید لیفٹیننٹ کرنل موصیہ ریٹائرڈ وصیت ۱۰۲۷۵

مسل ۲۵۵۱۵

میں محمد کمال الدین آمو ولد محمد طاہر و AYODETI قوم + پیشہ SALES SUPER ISOR عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن نائیجریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ محمد ایوب ولد حاجی GEDAD انڈونیشیا معرفت وکالت مال ثانی تحریک جدید
گواہ شد۔ نمبر ۱ عبدالغنی صاحب ولد حاجی احمد صاحب انڈونیشیا
گواہ شد۔ نمبر ۲ ABDUL SYUKUR LOIN SAIRAN انڈونیشیا

مسل ۲۵۵۱۷ میں

EDDY SUDRIYADI S/O GJANG SALEH SURYANA DEPART FINANCE DEPARTMENT

قوم + پیشہ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۱۱-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱" "CROWN" BRAND TAPE-RECORDER مالیتی ۲۳۰۰۰۰
۲" T.V. بلیک اینڈ وائٹ ۱۴" انچ "OLKURA" برانڈ مالیتی -/۱۱۰۰۰۰ روپے

کل جائیداد ۳۴۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۸۱۳۷۵ روپے ماہوار مل رہے ہیں اور مبلغ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ EDDY SUPRIYADI
انڈونیشیا معرفت وکالت مال ثانی ربوہ
گواہ شد۔ نمبر ۱ A-HASANTON BIN-HASAN انڈونیشیا
گواہ شد۔ نمبر ۲ ENTI D-KI DARSU HOK lian DJUNAEDI انڈونیشیا۔

مسل ۲۵۵۱۶

میں محمد ایوب ولد حاجی GEDAD قوم + پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال بیعت ۴۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۱۱-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زمین ۲۰۰۰ مربع میٹر مالیتی -/۴۰۰۰۰۰۰
۲- مکان جس میں زمین شامل نہیں مالیتی -/۲۵۰۰۰۰ روپے انڈونیشین
۳- ایک ویسپا موٹر سائیکل ماڈل ۱۹۷۷ء مالیتی -/۴۵۰۰۰ روپے
۴- ایک ٹائپ رائٹر مالیتی -/۷۵۰۰۰ روپے

کل جائیداد -/۱۷۰۲۵۰۰۰

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ محمد کمال الدین آمو ولد محمد طاہر و AYODETI
نائیجریا معرفت وکالت مال ثانی
گواہ شدہ نمبر ۱ عبدالرحیم السلام ولد عبدالسلام صاحب نائیجریا
گواہ شد نمبر ۲ مولوی نصیر احمد ولد محمد لطیف صاحب نائیجریا وصیت ۲۰۹۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ

ریویو آف ریلیجنز کے متعلق تاکیدی ارشاد

"میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوان مردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں ..... اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔"

سالانہ چندہ پچاس روپے خصوصی معاونین سے پانچ صد روپے سالانہ براہ راست لکھئے

(مینجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ ضلع جھنگ)

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور و ٹیکسلا میں داخلہ

برائے سپیشل کلاس ۱۹۸۴ء

امسال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور و ٹیکسلا میں ایک سپیشل کلاس مندرجہ ذیل شعبہ جات میں شروع کی جا رہی ہے۔ سول۔ الیکٹریکل اور مکینیکل انجینئرنگ۔

امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ وہ موسم خزاں ۱۹۸۳ء تک میں انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ) امتحان یا مساوی حیثیت کا امتحان کم از کم ۴۰٪ مجموعی نمبر حاصل کر کے پاس کر چکا ہو۔ اور اس کا تعلق صوبہ پنجاب سے ہو۔

داخلہ فارم اور پراسپکٹس ۲۰/- روپے کی ادائیگی پر یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء ہے۔

مزید معلومات اور راہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں۔

آفتاب احمد صاحب۔ کمرہ نمبر ۲۹۔ قائداعظم ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور فون نمبر ۲۳۰۲۱۵

ریاض احمد صاحب۔ کمرہ نمبر ۸۔ ایم زبیر ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور فون نمبر ۲۳۰۲۶۴

پتہ درکار ہے

مکرم ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب گیانی جو محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں رہتے تھے کا پتہ درکار ہے۔ اگر کوئی دوست جو ان کے پتہ سے واقف ہوں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(وکیل صدر سالانہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعلانِ افتتاح

ہم بڑی مسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ PICK AND PAY SHOPING CENTER, یک اینڈ پے شاپنگ سنٹر کا افتتاح مورخہ ۲۲/۴/۸۴ بروز اتوار کر دیا ہے۔ جس میں درج ذیل اشیاء دستیاب ہو سکیں گی۔

• لیڈیز پرس و بیگ • دوپٹے • آرٹیفیشل جیولری • بچوں و بچیوں و مستورات کے سرگارمنٹس • مختلف ڈیزائنوں میں گوٹہ کناری • بچوں اور بچیوں کے لئے کھلونے • ڈیکوریشن پیسز • شوپیسز کے علاوہ اور بہت سی نئی اشیاء شامل ہیں۔

تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہمیں اپنی خدمت کا موقعہ دیں۔ شکریہ!

محمود احمد کھوکھر PICK AND PAY SHOPING CENTER

۲/۳ راجہ مارکیٹ، کالج روڈ بالمقابل جامعہ گیٹ۔ ربوہ

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

الفضل تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے۔ اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام وقت کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین

(مینجر الفضل)

رپورٹیں: بقیہ صفحہ ۱

بشارت ایم۔ اے۔ بی ایڈ۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ اطلاع دیتی ہیں کہ ۲۴ فروری شام چار بجے مصلح موعود کی پیش گوئی کے بیان کے لئے مسجد بشارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت صدر لجنہ منیر غوری صاحبہ نے فرمائی۔

تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ منیر بشریٰ بشارت نے نظم پیش کی۔ جس کے بعد منیر رضیہ غوری صاحبہ نائستہ رشید صاحبہ۔ منیر بشریٰ بشارت۔ منیر رشید صاحبہ نے پیش گوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدر صاحبہ نے آخر میں مختصر صدارتی ریمارکس کے بعد دعا کرائی۔

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ (اہلیہ سیٹھ میاں محمد صدیق صاحب کلکتہ والے) ایک لمبی بیماری کے بعد ۱۷ اپریل کو بقضائے الٰہی کراچی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اماں جی موصیہ تھیں۔ لہٰذا جنازہ بذریعہ طیارہ کراچی سے براستہ لاہور ۱۸ اپریل کو ربوہ پہنچایا گیا۔ اور بعد نماز ظہر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد تدفین دعا کرائی۔

تمام احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ظفر احمد ۱۲۳/D بلاک ۴ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

سیر الیون:

سیرالیون کے مختلف شہروں میں اس پیشگوئی کے بارہ میں جلسے منعقد کر کے مقررین نے اس پیش گوئی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا۔

فری ٹاؤن، بو، کینما۔ روکوپر۔ مگبورکا اور میں جماعت نے پیش گوئی کے بارہ میں جلسے منعقد کئے۔ جس میں حضور کے کارہائے نمایاں اور آپ کی سیرت اور جماعتی خدمات کا ذکر کیا۔ سکولوں میں کھیلوں کے مقابلے ہوئے اوّل دوم رہنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ مگبورگا کی مسجد حاضرین سے پُر ہو گئی اور سارا باہر سڑک پر کھڑے جلسہ کی کارروائی سن رہے۔

(وکالت تبشیر)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

اکسیر اپھارہ

شتقل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔

قیمت فی پیکٹ: -/۳ روپے

درجن -/۲۷ گرس ۳۰۲/۴ روپے علاوہ بونس

تفصیلات کے لئے: کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ -/۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ فون 56/607